بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

092: باب 51-السلام علی اللہ کہنے کی ممانعت۔

[(بخاری: 831)]

کتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے، آج کے درس میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں"باب لا يقال السلام على الله"(اللہ تعالیٰ پر سلام کہنے کی ممانعت)۔آج کے درس میں اور اگلے جو چند ابواب ہیں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے یہ باب اس لیے باندھے ہیں کہ ان میں ایک عظیم سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب کرنا۔ یہ دین اسلام اخلاق اور آداب کا دین ہے اور اخلاق اور آداب جو ہیں ان کا سب سے بڑا مستحق ہے ہمارا خالق اور مالک جل شانہ سبحانہ و تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا کیا ادب ہونا چاہیے، کیسے ہونا چاہیے وہ تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جو بنیادی چیزیں ہیں جیسا کہ توحید ہے توحید عبادت خاص طور پر،اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے یہ سارے ادب ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور یہ وہ ادب ہے جو فرض ہے۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے کمال توحید کے لیے کہ ابھی چلو توحید تو ابھی کامل ہے لیکن بعض ایسی چیزیں ہیں جو توحید کامل کے منافی ہیں لیکن شرک اکبر سے تو دائرۂ اسلام سے انسان خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر توحید برقرار ہے شرک اکبر کا ارتکاب تو نہیں کیا گیا بعض ایسی چیزیں ہیں جو توحید کامل پر ضرب اور زخم لگا دیتی ہیں اُن چیزوں کا ذکر پہلے بھی شیخ صاحب نے بعض ابواب میں کیا اور اِن چند ابواب میں بھی ان ہی کا ذکر کرتے ہیں اور یہ حسن تصنیف ہے کہ کوئی چیز اگر آپ کسی کو یاد دلاتے ہیں جیسا کہ کسی کو آپ کوئی خط لکھتے ہیں ناں تو پہلے آپ اہم بات لکھتے ہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں پھر بیچ میں حال پوچھ لیتے ہیں تھوڑا سا، پھر آگے جا کر تا کہ بات ذہن نشین ہو جائے اس کی طرف پھر اشارہ کر دیتے ہیں جو اہم بات ہے، پھر آگے جا کر پھر اُن کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ جو خط پڑھنے والا ہوتا ہے اسے پتہ ہوتا ہے کہ اصل میں یہ مجھ سے چاہتا کیا ہے۔اچھے انداز میں بار بار اس چیز کا ذکر ہو رہا ہے کبھی شروع میں کبھی درمیان میں کبھی آخر میں،اسے کہتے ہیں حسن تصنیف اور حسن کتابت۔

اس باب میں صرف ایک حدیث ہے باب یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ پر سلام ہو۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے ''السَّلام'' اور السَّلام کا معنی ہے جو سلامتی دینے والا ہو، امن وامان دینے والا ہو، جو سلامت ہو ہر نقص سے ہر عیب سے پاک ہو۔

جب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نہیں کہا جائے گا اللہ تعالیٰ پر سلام ہو یعنی یہ حرام ہے اُس کی دلیل بھی تو ہونی چاہیے ناں تو دلیل کیا ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''في الصحيح'' اور جب کتاب التوحید میں آپ پڑھیں ناں فی الصحیح تو اس کا مطلب ہوتا ہے صحیح البخاری یعنی صحیح بخاری میں۔ یہ محدثین کے بعض انداز ہوتے ہیں کہ جس چیز سے کوئی چیز زیادہ پہچانی جاتی ہے وہ اسی کا نام لیتے تھے جیسے الصحاح میں صرف زیادہ صحیح ہے صحیح بخاری، جب الصحیح کہا جائے تو پھر آپ کے ذہن میں صحیح بخاری آنی چاہیے۔

تابعین کے طبقے میں اگر سعید کا نام ہو تو پھر سعید بن المسیب ہیں کیونکہ وہی زیادہ تابعین میں سے مشہور و معروف ہیں، اور اگر حسن کا نام ہو تو حسن البصری ہیں، صرف محمد ہو تو محمد بن سیرین ہیں رحمہما اللہ۔ حدیث کی کتاب میں آپ دیکھیں گے ''عن محمد عن فلان'' اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ تابعین کا طبقہ ہے تو محمد بن سیرین ہیں۔ حسن ہے آگے پتہ نہیں حسن البصری ہیں کون حسن ہے، اب اس زمانے میں حسن تو بہت تھے تو اُن میں سے جب آپ دیکھتے ہیں کہ حسن ہے اور تابعی ہے تو حسن البصری ہیں۔ اس طریقے سے محدثین نے پہچانا ہے لوگوں کو جس چیز سے وہ زیادہ پہچانے جاتے تھے وہی نام لیتے تھے۔

''في الصحيح'' (صحیح بخاری میں) ''عن ابن مسعود رضي الله عنه'' (سیدنا عبداللہ بن مسعود مشہور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ''قال'' (فرماتے ہیں) ''كُنَّا إذا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ في الصَّلاةِ قُلْنا'' (جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم یوں کہتے) ''السَّلامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبادِهِ،السَّلام على فُلانٍ وفلانٍ'' (ہم یوں کہتے نماز میں تشہد میں جب سلام کہتے تو یوں کہتے کہ اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو بندوں کی طرف سے، اور سلام ہو فلان اور فلان پر)۔ اچھے لوگوں کا نام بھی لے لیتے یعنی فرشتوں کے یعنی سیدنا جبریل پر میکائیل پر اسرافیل پر علیہم الصلاۃ والسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ ''فقالَ النَّبِيُّ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ'' (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) ''لَا تَقُولوا السَّلامُ علَى اللهِ'' (یوں نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو)۔ کیوں؟ ''فإنَّ اللهَ هُوَ السَّلامُ'' (کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام ہی سلام ہے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع بھی فرمایا ہے اور وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔

تو اس عظیم حدیث میں ہمیں ایک عظیم صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن پڑھنا ہے تو ابن اُم عبد کی پڑھائی کی طرح پڑھے سیدنا عبداللہ بن مسعود سے جا کر سیکھے وہ عظیم صحابی ہیں۔ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا مسواک توڑ رہے تھے درخت میں سے تو بعض صحابہ کھڑے ہوئے تھے ہوا چلی تو تہبند جو ہے تھوڑا سا ہلا اُن کی ٹانگیں جو ہیں وہ نظر آئیں بڑی دبلی پتلی ٹانگیں تھیں تو اُن کو ہنسی آگئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ان کی ٹانگوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہو اللہ کی قسم ان کی ٹانگیں جو ہیں وہ ترازو میں اُحد کے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔

اُحد کا پہاڑ کہاں اور یہ دو دبلی پتلی ٹانگیں کہاں لیکن ترازو میں قیامت کے دن یہ جو دو ٹانگیں ہیں جن پر آپ ہنس رہے ہیں یہ اُحد کے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔کیوں؟ یہ ایمان اور توحید اور تقویٰ کا وزن ہے ٹانگوں کا وزن نہیں ہے،ٹانگیں تو بشر کی ٹانگیں ہیں ناں لیکن ایمان پہاڑوں جیسا ہے اور تقویٰ مضبوط اور توحید کیا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کیا ہوتی ہے طاعت کیا ہوتی ہے وہ جانتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نماز پڑھتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو ہمیں پتہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم تشہد کیسے پڑھیں تو ہم یہ کہتے تھے "السَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ" اور یہ ہم سوچتے تھے کہ دعا تو عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے دعا کرنا بھی درست ہے، اپنے لیے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے دعا کیوں نہ کریں!

یعنی ایک اجتہاد تو اُن کا سوچ تھی کہ جب دعا عبادت ہے تو فضیلت پر عمل ہے اور ہم اپنے لیے تو دعا تو کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعا کرتے ہیں درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لیے دعا کیوں نہ کریں کہ اے اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو (دعا بھی اللہ تعالیٰ سے مانگی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے الصمد ہے کسی کا محتاج نہیں ہے، نہ تو ہماری دعاؤں کا محتاج ہے نہ ہماری نمازوں کا محتاج ہے، نہ ہماری عبادات کا محتاج ہے۔

پھر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد سکھایا کہ سلام کیسے کہا جاتا ہے کہ جب تم تشہد میں بیٹھتے ہو تو یوں کہو "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" یہ نہیں کہ السّلام علی اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرورت ہے ہمیں بھی ضرورت ہے سلامتی کی "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ" ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے پر سلامتی ہو، دعا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ جو نمازی ہوتا ہے اس کو ڈیڑھ ارب لوگوں کی دعا ملتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔ جتنے مسلمان ہیں جب آپ اُن کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی اُتنی مغفرت کرتا ہے، جب اُن کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اُتنی ہی خیر چاہتا ہے اور بے نمازی محروم ہے اس خیر عمل سے، "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ"۔

اس لیے پھر جب درود کی باری آئی پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے سلام تو سیکھ لیا تو آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ دیکھیں علم کے لیے طلب، تڑپ علم کی کہ وہاں پر غلطی ہوئی ہے کہیں یہاں پر غلطی نہ ہو جائے! تب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سلام پڑھ لو تو سلام کے بعد یوں درود پڑھنا "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"۔

اسے کہتے ہیں درود ابراہیمی اور یہ سب سے افضل اور اُعظم درود ہے اس سے افضل کوئی دوسرا درود نہیں ہے۔ کیوں؟ اگر اس سے کوئی اچھا درود ہوتا تو میرا ایمان ہے مجھے یقین ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کر رہے ہیں تو وہی درود عطا فرماتے جو سب سے افضل اور اچھا ہے لیکن بعض بدبخت لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے میری طرف "يقظة لا مناماً" جاگتے ہوئے (خواب میں نہیں آئے جاگتے ہوئے میرے سامنے آئے) اور مجھے یہ درود بتا کر گئے ہیں یہ درود عطا فرمایا صلاۃ الفاتح۔

دولائنیں ہیں وہ شخص کہتا ہے کہ "جس نے اِس درود کو پڑھا سند کے ساتھ اجازت سے تو اس کو جو ثواب ملے گا وہ قرآن مجید پڑھنے سے چھ ہزار گنا زیادہ ہے"۔

دولائنیں پڑھیں میرا خیال ہے اُس میں چار جملے ہیں اور قرآن مجید کی چھ ہزار سے زیادہ آیات اللہ تعالیٰ کا کلام جس میں ایک ایک حرف کی دس گنا نیکیاں ملتی ہیں اگر اُس کو چھ ہزار مرتبہ پڑھا جائے (پورے قرآن کو) اور اُس درود کو ایک مرتبہ پڑھا جائے تو درود اُس سے افضل ہے!

إنا لله و إنا إليه راجعون، پھر جب کہتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں! سبحان اللہ۔ اب کیا اس بات پر کیا تبصرہ کریں کیا کہیں! کیا اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے لوگوں کے دلوں میں اور پھر ایسی بات پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں؟! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادات الاولیاء کو چھوڑ کر دسویں صدی میں، بارہویں صدی، چودہویں

صدی میں کسی کے خواب میں آتے ہیں کسی کے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک درود دینے کے لیے آتے ہیں کہ یہ درود میں آپ کو عطا فرما رہا ہوں اور قرآن مجید سے بھی زیادہ اچھا ہے!

اللہ کی قسم ہمیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قرآن مجید سے اچھی کوئی چیز دوسری نہیں دی ہمارا ایمان ہے اور درود ابراہیمی سے کوئی دوسرا درود اچھا ہے ہی نہیں اگر اچھا ہوتا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود سوال کر رہے ہیں۔

اگر آپ استاد ہیں ایک شاگرد آپ سے آکر ایک سوال کرتا ہے آپ جواب میں سب سے اچھا جواب دیتے ہیں یا ٹوٹا پھوٹا جواب دیتے ہیں کہ اس پر گزارا کر لیں؟ سب سے اچھا جواب دیتے ہیں اور یہی انصاف ہے۔

رحمت للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو درود دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو؟ کہتے ہیں ''جی وہ بھی اچھا ہے وہ بھی اچھا ہے لیکن درود تاج ہے، درود لکھی ہے یہ درود عام نہیں ہیں یہ وہ درود ہیں جو مصیبتوں کو دور کر دیتے ہیں، جو انسان کی زندگی کو تبدیل کر دیتے ہیں جو تنگی کو کشادہ بنا دیتے ہیں، ہر مشکل کو آسان کر دیتے ہیں''۔ پھر دس بیس قصے سنا دیتے ہیں جھوٹے قصے! صرف یہی کہوں گا کہ جب ایسی مصیبت اُمت پر آتی ہے تو ہمیں صرف اتنا کہنا چاہیے: اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت، اور سارے کے سارے صحابہ کرام کی فضیلت ہے اُن میں سے بعض کی زیادہ فضیلت ہے بعض کی کم ہے لیکن افضل سارے ہیں۔

پوری اُمت کو ایک طرف اکٹھا کر دیا جائے تا قیامت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گروہ کو ایک طرف کر دیں تو اللہ کی قسم یہ گروہ زیادہ بہتر اور افضل ہے ہر اعتبار سے علم کے اعتبار سے، ایمان کے اعتبار سے، تقویٰ کے اعتبار سے، اور جو بعد میں آنے والے ہیں یہ اُن کے پاؤں سے جو گرد و غبار نکلتی ہے اس کے برابر بھی نہیں ہیں۔ جتنے بھی بعد میں آنے والے لوگ ہیں!

اسی لیے امام ذہبی رحمہ اللہ نے بڑی پیاری بات فرمائی ہے جب امام ذہبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ بہتر ہیں یا سیدنا معاویہ بن اُبو سفیان رضی اللہ عنہما بہتر ہیں؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تابعی ہیں اور عدل و انصاف میں مشہور ہیں، عالم زاہد تابعی ہیں۔ تو وہ فرماتے ہیں (امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) کہ اللہ کی قسم سیدنا معاویہ کی ناک کے بال کے اوپر جو گرد و غبار ہے وہ عمر بن عبد العزیز جیسی اگر ساری دنیا ہو جائے تو یہ جو ناک کے بال کے اوپر جو گرد و غبار ہے یہ زیادہ افضل ہے۔

یعنی ایک عمر بن عبد العزیز(رحمہ اللہ) اکیلا نہیں یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ناک کے اندر جو بال ہیں اُن کے اوپر جو گرد و غبار ہے اُس کے برابر (اِس غبار کے برابر) ایک عمر بن عبد العزیز نہیں بلکہ سارے لوگ عمر بن عبد العزیز ہوتے تب بھی یہ غبار اُن سے اچھا تھا۔

جن آنکھوں نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اُن آنکھوں کا شرف، جس زبان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی اُس زبان کا شرف، جن کانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو سنا اُن کانوں کا شرف، جس دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے اُس دل کا شرف اُن جیسا نہیں ہو سکتا جو بعد میں آئے ہیں، ہر گز نہیں۔

2۔ علم کی اہمیت، صحابہ کرام اپنے اوقات میں سے خاص وقت مقرر کرتے علم حاصل کرنے کے لیے اور علم وہ نور ہے جو ہر تاریکی کو روشن کر دیتا ہے۔

3۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اجتہاد کرتے تھے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں۔

ایک علمی بات ہے ذرا غور کرنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اجتہاد کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی اجتہاد کرتے اور یہ اجتہاد جائز ہے بشرطیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی تصدیق کریں، خاموشی اختیار کر لیں۔

صحابہ کرام اجتہاد کرتے تھے بعض اوقات صحیح بعض اوقات غلط اور یہ وہ اجتہاد ہے جو غلط ثابت ہوا اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اصلاح کر دی ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ پر سلام یوں کہنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ پر سلام کہنا حرام ہے اور توحید کامل کے منافی ہے۔

5۔ جب اسلام ہمیں کسی چیز سے منع کرتا ہے تو اس کا پھر نعم البدل بیان کرتا ہے۔

آپ دیکھ لیں شریعت میں کہ جب کسی چیز سے آپ کو روکا جاتا ہے تو اس کا نعم البدل دیا جاتا ہے، جب زنا سے روکا تو چار شادیوں کی اجازت دی دے آپ کو یہ نہیں کہ زنا سے روکا ہے تو پھر آپ کے لیے شادی بھی حرام کر دی ہے۔ نہیں ہر گز نہیں، یہ فطرت کا دین ہے یہ احکم الحاکمین کی شریعت ہے، یہ رحمت للعالمین کا فرمان ہے اُن کی طرف سے یہ دین ہے تو اس میں ہر لمحے میں ہر پہلو میں خیر ہی خیر ہے۔

6۔ السّلام اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے۔

7۔ توحید اسماء والصفات کی اہمیت۔

8۔ نماز کے دوران اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعا کرنا بھی جائز ہے۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ بھئی کیا نماز میں ہم اپنے بچوں کے لیے دعا مانگ سکتے ہیں؟

مانگ سکتے ہیں، سجدے میں مانگ سکتے ہیں، تشہد میں جب آپ تشہد پورا پڑھ لیں سلام سے پہلے آپ دعا مانگ سکتے ہیں، یہ دو جگہیں ہیں نماز میں جن میں آپ دعا کر سکتے ہیں اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے یا کسی اور مسلمان کے لیے کر سکتے ہیں، اُمت کے لیے دعا آپ کر سکتے ہیں۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (092.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio